صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

یا اللہ مدد — حق چار یار

دینیات

دینی مدارس اور سکولوں کالجوں کے
طلباء و طالبات کے لئے نصابِ تعلیم

تعلیمات اسلام

انسان کی تخلیق

دُنیا میں آنے کا اصل مقصد

زندگی کیا ہے؟

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 02

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور منیجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

فہرست عنوانات

انسان کی تخلیق	3
(۱)......روح انسان کی فضیلت	3
(۲)......ابلیس کا مردود ہونا اور قیامت تک مہلت طلب کرنا	4
(۳)......روح انسان کی حقیقت وفضیلت	6
(۴)......ابلیس کا تکبر	7
(۵)......ابلیس اور انسان کا مقابلہ	8
(۶)...... یہ قرآن ایک نصیحت ہے	8
(۷)......اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے	9
(۸)......منافق کی چار خصلتیں	10
(۹)......منافق کی تین علامتیں	11
(۱۰)......اللہ نے اہل جنت اور اہل دوزخ کے ناموں کو لکھ دیا ہے	12
اللہ، انسان کی رگ گردن سے بھی قریب ہے	14
دوفرشتے ہر انسان کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں	14
فرشتے ہر انسان کا ہر لفظ لکھ لیتے ہیں	14
اعمال لکھنے والے فرشتے	15
انسان کے اعمال اور قیامت	16
انسان کے اعمال لکھنے پر فرشتے مقرر ہیں	16
انسان کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ	16
انسان کے اعمال نامے لکھے ہوئے سامنے آجائیں گے	16
انسان کو اعمال نامے دکھائے جائیں گے	17
انسان کا عمل اس کے گلے کا ہار ہے	17
اللہ نے زمین کو تمہارے لئے قیام گاہ بنایا	17
اللہ نے تمہاری صورتیں بنائیں	18
اللہ نے تمہیں روزی دی	18
اللہ تمہارا رب ہے	18
اعمال ناموں کو دیکھ کر گنہگار ڈر رہے ہوں گے	18
قیامت کے دن کی پیشی اور اعمال ناموں کی تقسیم	19
داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال والے کا آسان حساب ہوگا	21
جس دن تمام انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے	22
بدکار لوگوں کا نامہ عمل سجین میں رہے گا	22
نیک لوگوں کا نامہ عمل علیین میں رہے گا	23
قیامت کے دن لوگوں کو اعمال دکھا دیئے جائیں گے	24
قیامت کے دن انسان اپنا نامہ اعمال خود پڑھ لے گا	24
نامہ اعمال فرشتے پیش کریں گے	25
اعمال ناموں کی پیشی کے بعد فیصلہ	25
اعمال ناموں کی تقسیم	26
اسلام کیا ہے؟	27
ایمان واسلام اور احسان کیا ہے؟ اور قیامت کب آئے گی؟	27
تقدیر کے منکروں سے بیزاری	29
صحابہؓ کو جبرئیلؑ کی زیارت	29
ایمان کی حقیقت کیا ہے؟	30
شرائع اسلام کیا ہیں؟	31
احسان کیا ہے؟	31
علاماتِ قیامت کیا ہیں؟	32
یہ جبرئیل علیہ السلام تھے	32

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ...... چکوال
ٹائٹل وکمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0334-8706701 / 0543-421803
ناشر: **کشمیر** بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

انسان کی تخلیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

(ا)......روحِ انسان کی فضیلت

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۲۶) وَ الْجَآنَّ خَلَقْنٰہُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ (۲۷) وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۲۸) فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ (۲۹) فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ (۳۰) اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ (۳۱) قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا لَکَ اَلَّا تَکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ (۳۲) قَالَ لَمْ اَکُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَہٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۳۳)

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی تھی پیدا کیا۔ اور ''جن'' کو اس سے قبل آگ سے کہ وہ ایک گرم ہوا تھی، پیدا کر چکے تھے۔ اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب

آپ کے رب نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں ایک بشر کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی ہوگی پیدا کرنے والا ہوں۔ سو جب اس کو پورا بنا چکوں اور میں اپنی جان ڈال دوں تو تم سب اس کے رو برو سجدہ میں گر پڑنا۔ سو سارے کے سارے فرشتوں نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے کہ اس نے اس بات کو قبول نہ کیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس! تجھ کو کون امر باعث ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ کہنے لگا کہ میں ایسا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں، جس کو آپ نے بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے کی بنی ہے، پیدا کیا ہے۔ [پ۱۴ع۲ سورۃ الحجر آیت ۲۶ تا ۳۳]

حافظ عبدالوحید الحنفی

(۲)......ابلیس کا مردود ہونا اور قیامت تک مہلت طلب کرنا

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيْمٌ (۳۴) وَ إِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ
إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ (۳۵) قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِيْ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ
(۳۶) قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ (۳۷) إِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُوْمِ (۳۸) قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِيْ لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ
وَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ (۳۹) إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ
(۴۰) قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ (۴۱) إِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ
لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ (۴۲) وَ إِنَّ

جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ (۴۳) لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ
بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ (۴۴) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ
عُيُوْنٍ (۴۵) اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ (۴۶) وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ
صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ (۴۷) لَا
يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ (۴۸) نَبِّئْ
عِبَادِيْۤ اَنِّيْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۴۹) وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ
الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ (۵۰) [پ۱۴ سورۃ الحجر]

ترجمہ: ارشاد ہوا کہ تو آسمان سے نکل کیوں کہ بے شک تو مردود ہو گیا۔ اور بے شک تجھ پر لعنت رہے گی، قیامت کے دن تک۔ کہنے لگا: تو پھر مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک۔ ارشاد ہوا: تو تجھ کو معین وقت کی تاریخ تک مہلت دی گئی۔ کہنے لگا کہ اے میرے رب! بسبب اس کے کہ آپ نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں قسم کھاتا ہوں کہ میں دنیا میں ان کی نظر میں معاصی کو مرغوب کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا۔ بجز آپ کے ان بندوں کے جو ان میں منتخب کئے گئے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ یہ ایک سیدھا راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے۔ واقعی میرے ان بندوں پر تیرا ذرا بھی بس نہ چلے گا۔ ہاں مگر جو گمراہ لوگوں میں سے تیری راہ پر چلنے لگے۔ اور ان سب سے جہنم کا وعدہ ہے۔ جس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لئے ان لوگوں کے الگ الگ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

حصے ہیں۔ بے شک اللہ سے ڈرنے والے باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔تم ان میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو۔ اور ان کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وہ سب دور کر دیں گے۔ کہ سب بھائی بھائی کی طرح رہیں گے۔تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کریں گے۔ وہاں ان کو ذرا بھی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔آپ میرے بندوں کو اطلاع دے دیجئے کہ میں بڑا مغفرت اور رحمت والا بھی ہوں۔اور یہ کہ میری سزا دردناک سزا ہے۔

[پ۱۴ع۲ سورۃ الحجر آیت ۴۴ تا ۵۰ ترجمہ مولانا اشرف علی تھانویؒ]

خادم اہلسنّت عبدالوحید الحنفی

(۳)......روحِ انسان کی حقیقت وفضیلت

اِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ (۷۱) فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ (۷۲) فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ (۷۳) اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اِسْتَکْبَرَ وَ کَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ (۷۴) قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ (۷۵)

[پ۲۳ سورۃ صٓ آیت ۷۱ تا ۷۵]

ترجمہ: جب کہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں گارے سے ایک انسان کو بنانے والا ہوں۔سو میں جب اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی جان ڈال دوں تو تم سب اس کے رو برو سجدہ

میں گر پڑنا۔ سو سارے کے سارے فرشتوں نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے کہ وہ غرور میں آ گیا۔ اور کافروں میں سے ہو گیا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس! جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا، اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کون چیز مانع ہوئی۔ کیا تو غرور میں آ گیا۔ یا یہ کہ تو بڑے درجہ والوں میں ہے۔ [پ۲۳، ع۱۴ سورۃ صٓ آیت ۷۱ تا ۷۵]

(۴)......ابلیس کا تکبر

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (۷۶) قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ (۷۷) وَ اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ (۷۸) قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (۷۹) قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ (۸۰) اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (۸۱) [پ۲۳، ع۱۴ سورۃ الزمر آیت ۷۶ تا ۸۱]

ترجمہ: کہنے لگا کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو خاک سے پیدا کیا ہے۔ ارشاد ہوا: تو آسمان سے نکل کیوں کہ بے شک تو مردود ہو گیا۔ اور بے شک تجھ پر میری لعنت رہے گی، قیامت کے دن تک۔ کہنے لگا: تو پھر مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک۔ ارشاد ہوا: تو تجھ کو معین وقت کی تاریخ تک مہلت دی گئی۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

(۵)......ابلیس اور انسان کا مقابلہ

قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ (۸۲) اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ (۸۳) قَالَ فَالْحَقُّ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ (۸۴) لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنْکَ وَ مِمَّنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ (۸۵)

[پ۲۳، ع۱۴ سورۃ ص آیت ۸۲ تا ۸۵]

ترجمہ: کہنے لگا: تو تیری عزت کی قسم کہ میں ان سب کو گمراہ کروں گا۔ بجز آپ کے ان بندوں کے جو ان میں منتخب کئے گئے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ میں سچ کہتا ہوں اور میں تو سچ ہی کہا کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور ان میں سے جو تیرا ساتھ دے گا، ان سب سے دوزخ بھر دوں گا۔

خادم اہلسنت عبدالوحید

(۶)......یہ قرآن ایک نصیحت ہے

قُلْ مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ (۸۶) اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (۸۷) وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَہٗ بَعْدَ حِیْنٍ (۸۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس قرآن پر نہ کچھ معاوضہ چاہتا ہوں، نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں۔ یہ قرآن دنیا جہان والوں کے لئے بس ایک نصیحت ہے اور تھوڑے دنوں پیچھے تم کو اس کا حال معلوم ہو جائے گا۔

[پ۲۳، سورۃ ص آیت ۸۶ تا ۸۸]

(۷)......اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ الصَّادِقُ وَ الْمَصْدُوْقُ وَ اِنَّ اَحَدَكُمْ يَجْمَعُ خَلْقَهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمً ثُمَّ يَلُوْنَ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنَ مُضْعَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحُ وَ يُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ يُكْتَبُ رِزْقَهٗ وَ اَجَلَهٗ وَ عَمَلَهٗ وَ شَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبَقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَلْيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلَهَا وَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبَقُ عَلَيْهِ الْكِتَابِ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلَهَا

(ہٰذا حدیث حسن صحیح، ترمذی شریف جلد دوم باب قدر حدیث ۵، سنن ابن ماجہ جلد اول باب فی القدر)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا اور آپ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس (۴۰) روز میں جمع کی جاتی ہے۔ پھر چالیس روز جما ہوا خون ہو جاتا ہے۔ پھر چالیس روز

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اللہ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار چیزوں کے لکھنے کا اسے حکم دیا جاتا ہے۔ وہ روزی، عمر، عمل اور شقی یا سعید لکھ دیتا ہے۔ پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بے شک تم میں سے ایک جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر اس پر سبقت کر جاتی ہے اور دوزخیوں کے عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اور وہ دوزخ میں داخل ہوتا ہے۔ اور بے شک تم میں سے ایک دوزخیوں کے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، تو اس پر تقدیر سبقت کر جاتی ہے اور اس کا خاتمہ جنت کے اعمال پر ہوتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ترمذی شریف جلد دوم باب ۴ ابواب القدر حدیث ۵، سنن ابن ماجہ باب ۱۰ القدر)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۸)......منافق کی چار خصلتیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بن عَمرو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ مَنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّ مَنْ کَانَتْ فِیْہِ خُلَّۃٌ مِنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خُلَّۃٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتّٰی یَدَعُھَا اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَ اِذَا عَاھَدَ غَدَرَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَ اِنْ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ (مسلم شریف جلد اول کتاب الایمان حدیث ۲۱۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ چاروں خصلتیں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان میں کوئی ایک خصلت پیدا ہوگئی ہے جب تک کہ اس کو چھوڑ نہ دے: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۲) جب عہد کرے تو توڑ ڈالے، (۳) جب وعدہ کرے تو وعدہ کی خلاف ورزی کرے، (۴) جب جھگڑا کرے تو آپے سے باہر ہو جائے۔ سفیان کی حدیث میں یوں ہے کہ جس شخص میں ان میں سے کوئی خصلت ہوگی اس میں نفاق کی علامت ہوگی۔

خادم اہلسنت
فیض
عبدالوحید الحنفی

(۹)......منافق کی تین علامتیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ (مسلم شریف حدیث ۲۱۲ جلد اول)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین علامتیں ہیں: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، (۳) اور امانت میں خیانت کرے۔

(۱۰)......اللہ نے اہل جنت اور اہل دوزخ کے ناموں کو لکھ دیا ہے

عَنْ عبد الله ابن عمرو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ وَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِىْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَ قَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اَجْمَلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَ لَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ وَ قَالَ لِلَّذِىْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَ اَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَ قَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اَجْمَلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَ لَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ وَ اَنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَ اِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم پر

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

نکلے اور آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا کتابیں ہیں؟ ہم نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ ﷺ! مگر یہ کہ آپ ہم کو بتلائیں۔ آپ ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کی کتاب کے متعلق فرمایا: یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے۔ اس میں اہل جنت کے نام، ان کے باپوں اور قبیلوں کے نام ہیں۔ پھر اخیر میں میزان دے دی گئی ہے (کہ کل اس قدر ہیں)۔ تو اب ان میں کبھی نہ کوئی زیادتی ہوگی اور نہ ان میں کمی کی جائے گی۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ کی کتاب کے متعلق فرمایا: یہ کتاب بھی رب العالمین کی طرف سے ہے۔ اس میں اہل دوزخ کے نام، ان کے باپوں اور قبیلوں کے نام ہیں۔ پھر اخیر میں میزان دے دی گئی ہے (کہ کل اس قدر ہیں)۔ تو اب ان میں کبھی نہ کوئی زیادتی ہوگی اور نہ ان میں کمی کی جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! پھر عمل سے کیا فائدہ؟ جب یہ ایسی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے فارغ ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: راہِ راست پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیوں کہ جنتی کا خاتمہ اہل جنت کے اعمال پر ہوگا، اگرچہ کیسا ہی عمل کرے۔ اور دوزخی کا خاتمہ اہل دوزخ کے اعمال پر ہوگا، اگرچہ (وہ اس سے قبل) کیسا ہی عمل کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا

اور ان دونوں کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا: تمہارا رب بندوں کے حساب کتاب سے فارغ ہو چکا۔ **فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ** (ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق دوزخ میں ہے)۔

(ترمذی شریف جلد دوم باب ۱۱ ابوب القدر حدیث ۱۱)

اللہ، انسان کی رگ گردن سے بھی قریب ہے

وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد. (سورۃ قٓ آیت ۱۶)

ترجمہ: اور ہم انسان کے اس قدر قریب ہیں کہ اس کی رگِ گردن سے بھی زیادہ۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

دو فرشتے ہر انسان کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں

اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ (قٓ آیت ۱۷)

ترجمہ: جب دو اخذ کرنے والے فرشتے اخذ کرتے رہتے ہیں جو کہ داہنی اور بائیں طرف بیٹھے رہتے ہیں۔

فرشتے ہر انسان کا ہر لفظ لکھ لیتے ہیں

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ. (سورۃ قٓ آیت ۱۸)

ترجمہ: وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس ہی ایک راہ دیکھنے والا تیار موجود ہوتا ہے۔

اعمال لکھنے والے فرشتے

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے آیت مذکورہ **عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ** تلاوت فرما کر کہا: اے ابن آدم! تیرے لئے نامۂ اعمال بچھا دیا گیا ہے۔ اور تجھ پر دو معزز فرشتے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ ایک تیری داہنی جانب، دوسرا بائیں جانب۔ داہنی جانب والا تیری حسنات کو لکھتا ہے۔ اور بائیں جانب والا تیری سیئات اور گناہوں کو۔

اب اس حقیقت کو سامنے رکھ کر جو تیرا جی چاہے عمل کر۔ اور کم کر یا زیادہ، یہاں تک کہ جب تو مرے گا تو یہ صحیفہ یعنی نامہ اعمال لپیٹ دیا جائے گا اور تیری گردن میں ڈال دیا جائے گا، جو تیرے ساتھ قبر میں جائے گا اور رہے گا۔ یہاں تک کہ جب قیامت کے روز قبر سے نکلے گا تو اس وقت حق تعالیٰ فرمائے گا:

وَ کُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۳)

اور ہم نے ہر انسان کا اعمالنامہ اس کی گردن میں لگا دیا ہے۔

وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کِتٰبًا یَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا (۱۳) (بنی اسرائیل)

اور قیامت کے روز وہ اس کو کھلا ہوا پائے گا۔

اِقْرَاْ کِتٰبَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا (۱۴)

اب اپنا اعمالنامہ خود پڑھ لے تو خود ہی اپنا حساب لگانے کے لئے کافی ہے۔

انسان کے اعمال

انسان کی پیدائش کا اصل مقصد

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (٥٦)

ترجمہ: میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ (پ:۲۷ سورۃ الذاریات آیت ۵٦)

خادم اہلسنّت عبدالوحید الحنفی

انسان کی پیدائش کا مقصد رزق رسانی نہیں

مَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ (۵۷)

ترجمہ: میں ان سے رزق رسانی کی درخواست نہیں کرتا کہ وہ مجھ کو کھلایا کریں۔ (پ:۲۷ سورۃ الذاریات آیت ۵۷)

رزق اللہ خود ہی سب کو پہنچانے والا ہے

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (۵۸) (پ:۲۷ سورۃ الذاریات)

ترجمہ: اللہ خود ہی سب کو رزق پہنچانے والا ہے۔قوت والا، نہایت ہی قوت والا ہے۔

انسان کو اعمال نامے دکھائے جائیں گے

هٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (پ:۲۵ سورۃ جاثیہ آیت ۲۹)

یہ ہمارا دفتر ہے جو تمہارے مقابلہ میں ٹھیک بول رہا ہے۔ ہم تمہارے اعمال کو لکھواتے جاتے تھے۔

انسان کا عمل اس کے گلے کا ہار ہے

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا (پ:۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۳)

اور ہم نے ہر انسان کا عمل اس کے گلے کا ہار کر رکھا ہے۔ اور قیامت کے دن ہم اس کا نامہ اعمال اس کے واسطے نکال سامنے کر دیں گے، جس کو وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا۔

قیامت کے دن انسان اپنا نامہ اعمال خود پڑھ لے گا

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا

(پ:۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۴)

ترجمہ: اپنا نامہ اعمال پڑھ لے۔ آج تو خود اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔

اللہ نے تمہاری صورتیں بنائیں

وَ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ (پ:۲۴ سورہ مومن آیت ۶۴)

ترجمہ: اور تمہاری صورتیں بنائیں پھر تمہاری اچھی صورتیں بنائیں۔

اللہ نے تمہیں روزی دی

وَ رَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ (پ:۲۴ سورہ مومن آیت ۶۴)

ترجمہ: اور پاکیزہ چیزوں سے تمہیں روزی دی۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

اللہ تمہارا رب ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

(پ:۲۴ سورہ مومن آیت ۶۴)

ترجمہ: اللہ ہے تمہارا پروردگار۔ سو برکت والا ہے جہان کا پروردگار۔

اعمال ناموں کو دیکھ کر گنہگار ڈر رہے ہوں گے

وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا (۴۷) وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا (۴۸) وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا

فِيهِ وَ يَقُولُونَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ط وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا (پ:۱۵ سورہ کہف آیت ۴۷ تا ۴۹)

ترجمہ: اور اس دن کو یاد کرنا چاہیے جس دن ہم پہاڑوں کو ہٹا دیں گے۔ اور آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان پڑا ہے۔ اور ہم ان سب کو جمع کر دیں گے۔ اور ان میں کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔ اور سب کے سب آپ کے رب کے رو برو کھڑے کر کے پیش کئے جائیں گے۔ دیکھو آخر تم ہمارے پاس آئے بھی جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ تم یہی سمجھتے رہے کہ ہم تمہارے لئے کوئی وقت موعود نہ لائیں گے۔ اور نامہ اعمال رکھ دیا جائے گا تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ اس دن جو کچھ ہوگا اس سے ڈرتے ہوں گے۔ اور کہتے ہوں گے: ہائے ہماری کم بختی اس نامہ اعمال کی عجیب حالت ہے کہ بے قلمبند کئے ہوئے نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا گناہ۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب موجود پائیں گے۔ اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا۔

قیامت کے دن کی پیشی اور اعمال ناموں کی تقسیم

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ (۱۸) فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ (۱۹) اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ (۲۰) فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ (۲۱) فِيْ جَنَّةٍ

عَالِيَةٍ (۲۲) قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ (۲۳) كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيْئًا بِمَآ
اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ (۲۴) وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ
فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَه (۲۵) وَ لَمْ اَدْرِمَا حِسَابِيَه
(۲۶) يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ (۲۷) مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَه
(۲۸) هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَه (۲۹) خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ (۳۰) ثُمَّ
الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ (۳۱) ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
فَاسْلُكُوْهُ (۳۲) اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ (۳۳) وَلَا
يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ (۳۴) فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا
حَمِيْمٌ (۳۵) وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ (۳۶) لَّا يَاْكُلُهٗ اِلَّا
الْخَاطِئُوْنَ (پ:۲۹ سورۃ الحاقہ آیت ۱۸ تا ۳۷)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ترجمہ: جس روز تم پیش کئے جاؤ گے۔ تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہ ہوگی۔ پھر جس شخص کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ تو کہے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو۔ میرا اعتقاد تھا کہ مجھ کو میرا حساب پیش آنے والا ہے۔ غرض وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہوگا۔ جس کے میوے جھکے ہوں گے۔ کھاؤ پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے بامید صلہ گذشتہ ایام میں کئے ہیں۔ اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، سو وہ کہے گا کیا اچھا ہوتا کہ مجھ کو میرا نامہ اعمال ہی نہ ملتا۔ اور مجھ کو یہی خبر نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ موت ہی خاتمہ کر چکتی۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ

آیا۔ میرا جاہ مجھ سے گیا گذرا۔ (فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) اس شخص کو پکڑو اور اس کو طوق پہنا دو۔ پھر دوزخ میں اس کو داخل کرو۔ پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر (۷۰) گز ہے اس کو جکڑ دو۔ یہ شخص خدائے بزرگ پر ایمان نہ رکھتا تھا۔ اور غریب آدمی کو کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا۔ سو آج اس شخص کا نہ کوئی دوست دار ہے اور نہ کوئی اس کو کوئی کھانے کی چیز نصیب ہے۔ بجز زخموں کے دھوون کے۔ جس کو بجز بڑے گنہگاروں کے کوئی نہ کھائے گا۔

داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال والے کا آسان حساب ہوگا

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ (۷) فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا (۸) وَ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا (۹) وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ (۱۰) فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا (۱۱) وَ یَصْلٰى سَعِیْرًا (۱۲) اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا (۱۳) اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ (۱۴) بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا

ترجمہ: تو جس شخص کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا۔ سو اس سے آسان حساب ہوگا۔ اور وہ اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا۔ اور جس شخص کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا۔ سو وہ موت کو پکارے گا۔ اور جہنم میں داخل ہوگا۔ یہ شخص اپنے متعلقین میں

خوش خوش رہا کرتا تھا۔ اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو لوٹنا نہیں ہے۔
کیوں نہ ہوتا اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا۔
(پ:۳۰ سورہ الانشقاق آیت ۷ تا ۱۵)

جس دن تمام انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ (۴) لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ (۵) یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (پ۳۰ آیت ۶ سورۃ المطففین)

ترجمہ: کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ ایک بڑے سخت دن میں۔ جس دن تمام انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

بدکار لوگوں کا نامہ عمل سجین میں رہے گا

کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ (۷) وَ مَآ اَدْرٰکَ مَا سِجِّیْنٌ (۸) کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ (۹) وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ
(پ:۳۰ سورہ المطففین آیت ۷ تا ۱۰)

ترجمہ: ہرگز نہیں۔ بدکار لوگوں کا نامہ عمل سجین میں رہے گا۔ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ سجین میں رکھا ہوا نامہ عمل کیا چیز ہے؟ وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے۔ اس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔

نیک لوگوں کا نامہ عمل علیین میں رہے گا

كَلاَّ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْـرَارِ لَـفِـىْ عِـلِّيِّيْنَ (١٨) وَمَـا اَدْرٰكَ مَـا عِـلِّيُّوْنَ (١٩) كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ (٢٠) يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ (٢١) اِنَّ الْاَبْـرَارَ لَـفِىْ نَعِيْمٍ (٢٢) عَلَى الْاَرَائِكِ يَنْظُرُوْنَ (٢٣) تَـعْـرِفُ فِىْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ (٢٤) يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُـوْمٍ (٢٥) خِتٰمُـهٗ مِسْكٌ ط وَ فِـىْ ذٰلِكَ فَـلْيَتَـنَـافَـسِ الْـمُتَـنَافِسُوْنَ (٢٦) وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ (٢٧) عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ط (پ:۳۰ سورہ المطففین آیت ۱۸ تا ۲۷)

ترجمہ: ہرگز ایسا نہیں۔ نیک لوگوں کا نامہ عمل علیین میں رہے گا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ علیین میں رکھا ہوا نامہ عمل کیا چیز ہے؟ وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے۔ جس کو مقرب فرشتے دیکھتے ہوں گے۔ نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے۔ مسہریوں پر دیکھتے ہوں گے۔ اے مخاطب! تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشاشت پہچانے گا۔ ان کے پینے کے لئے شراب خالص سربمہر۔ جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی۔ اور حرص کرنے والے کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہیے۔ اور اس کی آمیزش تسنیم سے ہوگی۔ یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے۔

قیامت کے دن لوگوں کو اعمال دکھا دیئے جائیں گے

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ
اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی فَاِذَاهُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ
(۶۸) وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِآیْءَ
بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ
(۶۹) وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ

(پ:۲۴ سورہ الزمر آیت ۶۹ تا ۷۰)

ترجمہ: اور صور میں پھونک ماری جائے گی سو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے۔ مگر جس کو اللہ چاہے۔ پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعۃً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے۔ دیکھنے لگیں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی اور نامہ اعمال رکھ دیا جائے گا۔ اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے۔ اور سب ٹھیک ٹھاک فیصلہ کیا جائے گا۔ اور ان پر ذرہ ظلم نہ ہو گا۔ اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور وہ سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

خادم اہلسنت
عبدالوحید الحنفی

اللہ نے زمین کو تمہارے لئے قیام گاہ بنایا

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو قیام گاہ بنایا اور آسمان

کو چھت بنایا۔ (پ:۲۴ سورہ مومن آیت ۶۴)

نامہ اعمال فرشتے پیش کریں گے

وَ نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ ؕ ذٰلِکَ یَوۡمُ الۡوَعِیۡدِ (۲۰) وَ جَآءَتۡ کُلُّ نَفۡسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ هُوَ شَهِیۡدٌ (۲۱) لَقَدۡ کُنۡتَ فِیۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا فَکَشَفۡنَا عَنۡکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الۡیَوۡمَ حَدِیۡدٌ (۲۲) وَ قَالَ قَرِیۡنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیۡدٌ (پ:۲۶ سورہ ق آیت ۲۰ تا ۲۳)

ترجمہ: اور صور پھونکا جائے گا۔ یہی دن ہوگا وعید کا۔ اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک اس کو اپنے ہمراہ لائے گا۔ اور ایک گواہ ہوگا۔ تو اس دن سے بے خبر تھا۔ سو اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ ہٹا دیا سو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔ اور فرشتہ جو اس کے ساتھ رہتا تھا عرض کرے گا یہ وہ ہے جو میرے پاس تیار ہے۔

اعمال ناموں کی پیشی کے بعد فیصلہ

اَلۡقِیَا فِیۡ جَهَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیۡدٍ (۲۴) مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ مُّرِیۡبِ (۲۵) الَّذِیۡ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلۡقِیٰهُ فِی الۡعَذَابِ الشَّدِیۡدِ (پ:۲۶ سورہ ق آیت ۲۴ تا ۲۶)

ترجمہ: (حکم ہوگا کہ) ہر ایسے شخص کو جہنم میں ڈال دو جو کفر کرنے والا ہو اور ضد رکھتا ہو۔ اور نیک کام سے روکتا ہو اور حد سے باہر جانے والا ہو۔ اور شبہ پیدا کرنے والا ہو۔ جس نے اللہ کے ساتھ معبود تجویز کیا ہو سو ایسے شخص کو سخت عذاب میں ڈال دو۔

اعمال ناموں کی تقسیم

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ ۭبِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا (۷۱) وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (۷۲)

(پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۱ تا ۷۲)

ترجمہ: جس روز ہم تمام آدمیوں کو ان کے نامہ اعمال سمیت بلائیں گے۔ پھر جس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو ایسے لوگ اپنا نامہ اعمال پڑھیں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا۔ اور جو شخص دنیا میں (راہ نجات دیکھنے سے) اندھا رہے گا سو وہ آخرت میں بھی (منزل نجات تک پہنچنے سے) اندھا رہے گا۔ (بلکہ بہ نسبت دنیا کے وہاں) زیادہ راہ گم کردہ ہوگا۔ (کیوں کہ دنیا میں تو ضلالت کا تدارک ممکن تھا اور وہاں یہ بھی ممکن نہ ہوگا۔ سو ایسا شخص بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا۔)

اسلام کیا ہے؟

ایمان واسلام اور احسان کیا ہے؟ اور قیامت کب آئے گی؟

(۲) اَبُـوْ حَـنِيْـفَةَ عَـنْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيٰ بِنْ يَعْمُرٍ قَالَ بَيْنَا مَعَ صَـاحِـبٍ لِـىْ بِـمَـدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ بَـصُرْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ لِصَاحِبِىْ هَلْ لَكَ اَنْ تَأْتِيَهِ فَنَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ دَعْنِىْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِىْ اَسْأَلُهُ فَاِنِّىْ اَعْرَفُ بِهٖ مِنْكَ قَالَ فَانْتَهَيْنَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ يَـا اَبَـا عَبْـدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نَتَقَلَّبُ فِىْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَرُبَّمَا قَدِمْنَا الْبَـلْـدَةَ بِهَا قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لَا قَدْرَ فَبِمَا نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبْلِغْهُمْ فِـىْ اَنِّـىْ مِنْهُمْ بَرِىْءٌ وَ لَوْ اَنِّىْ وَجَدْتُ اَعْوَانًا لَجَاهَدْتُهُمْ ثُمَّ اَنْشَـأَ يُـحَدِّثُنَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ وَ مَعَهٗ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ اَقْبَلَ شَابٌّ جَمِيْلٌ اَبْيَضُ حَسَـنُ الـلِّـمَّةِ طَيِّـبُ الـرِّيْـحِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَـلَيْكَ يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ الـلّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَدَدْنَا مَعَهٗ فَقَالَ اَدْنُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُدْنُ فَدَنَا دُنْوَةً اَوْ دُنُوْتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اُدْنُوْا يَا رَسُـوْلَ الـلّٰهِ فَقَالَ اُدْنُهُ فَدَنَا حَتّٰى اَلْصَقَ رُكْبَتَهٗ بِرُكْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ

تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ لِقَائِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا مِنْ تَصْدِيْقِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ مَا هِيَ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَ حَجُّ الْبَيْتِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَ صَوْمُ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ مَا هُوَ قَالَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُحْسِنٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ مَتٰى هِيَ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَ لٰكِنْ لَهَا شَرَائِطُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَ نَحْنُ نَرَاهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَقُمْنَا فِيْ اَثَرِهٖ فَمَا نَدْرِيْ اَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَاَيْنَا شَيْئًا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ وَ اللّٰهِ مَا اَتَانِيْ بِصُوْرَةٍ اِلَّا وَ اَنَا اَعْرِفُهٗ فِيْهَا اِلَّا هٰذِهِ الصُّوْرَةَ

(مسند امام اعظم ابوحنیفہؒ حدیث۲)

ترجمہ: ابوحنیفہؒ روایت کرتے ہیں علقمہ سے، وہ روایت کرتے ہیں یحیٰ

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

بن یعمر سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ہمراہی کے ساتھ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں قیام پذیر تھا کہ اچانک عبداللہ بن عمرؓ نظر پڑے۔ میں نے ساتھی سے کہ کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس جا کر قدر کا مسئلہ حل کریں؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو میں نے کہا: اچھا! مجھے سوال کرنے دو۔ کیوں کہ میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ یحیٰ کہتے ہیں کہ پھر ہم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں حاضری دی اور میں نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! (حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی کنیت ہے) ہم اس ملک میں چلتے پھرتے ہیں۔ چنانچہ بعض اوقات ایسے شہر میں بھی ہمارا گذر ہوتا ہے، جس کے باشندے قدر کے قائل نہیں ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو ہم کیا جواب دیں؟

تقدیر کے منکروں سے بیزاری

آپ نے فرمایا: ان کو میری طرف سے یہ بات پہنچا دو کہ میں ان سے بیزار ہوں اور بری۔ اور اگر میں کچھ مددگار پا لوں تو ان سے جہاد کروں۔ آپ نے یہ حدیث بیان کرنی شروع کی:

صحابہؓ کو جبرئیلؑ کی زیارت

فرمایا کہ ہم صحابہؓ دس پانچ کی تعداد میں رسول اللہ ﷺ کے حضور میں حاضر تھے کہ ناگاہ ایک جوان، خوشرو، گورا چٹا، عمدہ کاکلین، خوشبو میں مہکتا

ہوا، سفید پوش سامنے سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ قریب آ کر اس نے السلام علیک یا رسول اللہ! السلام علیکم اے اہل مجلس! کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی۔ پھر اس نے (وقار اور عظمت کا لحاظ رکھتے ہوئے) کہا کہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں، یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب آ جاؤ۔ تو وہ ایک دو قدم اور نزدیک ہوا۔ پھر کھڑے ہو کر وقار و عظمت کا اظہار کرتے ہوئے دوبارہ پوچھا: کیا اور قریب حاضر ہو جاؤں، یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور قریب آ جاؤ۔ چنانچہ وہ قریب ہو کر بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آنحضرت ﷺ کے گھٹنوں سے ملا لئے۔ پھر آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے بولا: ایمان کی حقیقت بتائیں؟

ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر ایمان لائے، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور اس پر کہ بروز قیامت اس کا دیدار ہوگا۔ اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ جو تقدیر بھلی ہے یا بری، وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اس کا "صَدَقْتَ" کہہ کر رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنا ہماری سخت حیرانی کا باعث ہوا۔ کیوں کہ اس

سے پتہ چلتا تھا کہ وہ پہلے سے جانتا ہے۔ پھر کہنے لگا کہ شرائع اسلام بتایئے کہ وہ کیا ہیں؟

شرائع اسلام کیا ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھنا، زکوۃ دینی، بیت اللہ کا حج ادا کرنا اگر قدرت ہو، رمضان کے روزے رکھنا اور غسل جنابت کرنا۔

یہ سن کر اس نے پھر کہا کہ سچ کہا آپ ﷺ نے۔ ہم حاضرین کو اس کے قول ”صَـــدَقْــــتَ“ پر پھر تعجب ہوا۔ پھر کہا کہ احسان کی حقیقت سمجھایئے کہ وہ کس سے عبارت ہے؟

احسان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: احسان اس چیز کا نام ہے کہ تو عمل کو اس کیفیت سے سرانجام دے کہ گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ اگر تجھ کو یہ درجہ نصیب نہ ہو تو کم ازکم یہ ہو کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا: اگر میں نے ایسا کیا تو کیا میں محسن ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! بے شک۔ کہنے لگا: سچ فرمایا آپ ﷺ نے۔ پھر اس نے کہا کہ مجھ کو قیامت کا پتہ دیجیے کہ وہ کب آئے گی؟

علاماتِ قیامت کیا ہیں؟

آپ ﷺ نے کہا کہ جس سے تم سوال کرتے ہو وہ اس بارے میں

سائل سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتا۔ البتہ اس کی چند علامتیں ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ[1] ان چیزوں کو اللہ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی؟ بارش کب ہوگی؟ عورت کے رحم میں کیا ہے؟ کل انسان کیا کرے گا؟ اور یہ کہ انسان کس جگہ مرے گا؟ البتہ اللہ ہی ان کو جاننے والا اور ان سے باخبر ہے۔

اس نے کہا: سچ کہا ہے آپ نے اور یہ کہہ کر ہماری نظروں کے سامنے سے وہ واپس چل دیا۔

یہ جبرئیل علیہ السلام تھے

عبدالوحید الحنفی

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلانا اس آدمی کو۔ ہم اس کے پیچھے دوڑے، مگر ہم نے اس کا کوئی نشان نہ پایا۔ اور نہ سمجھے کہ وہ کدھر غائب ہو گیا ہے۔ یہی بات ہم نے نبی ﷺ سے کہہ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے کہ تم کو تمہارے امورِ دینی سکھلانے آئے تھے۔ قسم ہے اللہ کی! اس موقع کے علاوہ وہ جب کبھی کسی صورت میں نمودار ہوئے، میں ان کو پہچان گیا۔ (مسند امام اعظم ابوحنیفہؒ کتاب الایمان حدیث ۲)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

☆☆☆☆

[1]......آیت: اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ...... الخ (سورۃ لقمان آیت ۳۴)